سوال

(343)حج کی استطاعت کا معنیٰ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج کے حوالے سے استطاعت کے کیا معنی ہیں؟ کیا مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے زیادہ ثواب ملتا ہے یا واپسی پر؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا اجر وثواب مکہ سے اپنے وطن واپسی کے وقت زیادہ ہوگا یا اس وقت کہ جب وہاں اس نے پہلا نیک عمل کیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج کے حوالہ سے استطاعت کے معنی یہ ہیں کہ آدمی صحیح البدن ہو۔ آدمی کے پاس ہوائی جہاز یا گاڑی یا ایسی سواری ہو جو بیت اللہ شریف تک پہنچا دے یا حسب حال اس کے پاس سواری وغیرہ کا کرایہ موجود ہو۔ آنے جانے کے لیے زادِراہ بھی موجود ہو اور حج سے واپسی تک اہل وعیال کے لیے بھی نفقہ وخرچہ وغیرہ موجود ہو اور اگر عورت حج یا عمرہ کے لیے جا رہی ہو تو اس کے لیے شوہر یا کسی اور محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

جہاں تک حج کے ثواب کا تعلق ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے مطابق ملے گا اور اس کے مطابق کہ اس نے مناسک کو کس طرح ادا کیا ہے اور ان امور سے کس قدر اجتناب کیا ہے جو کمال حج کے منافی ہیں۔ نیز اس نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال کتنا خرچ کیا ہے؟ مشقت کس قدر برداشت کی ہے؟ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ واپس لوٹ آئے یا وہاں مقیم ہو جائے یا حج مکمل کرنے سے پہلے یا بعد میں وفات پا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے حال کو خوب جانتا اور اسے جزاء سے نوازتا ہے۔

ہر مکلف شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عمل کو خوب اچھی طرح کرے، ظاہری وباطنی ہر حال میں اسلامی شریعت کی پابندی کرے اور عبادت اس طرح کرے گویا اپنے رب تعالیٰ کا دیدار کر رہا ہے اور اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو پھر وہ اس حقیقت کو یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا اور اس کے تمام حالات سے باخبر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حوالے سے کرید نہ کرے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد رحم فرمانے والا ہے، وہ نیکیوں کا کئی گنا زیادہ اجر وثواب عطا فرماتا اور گناہ معاف فرما دیتا ہے اور تمہارا رب کسی پر کبھی ظلم نہیں فرماتا۔ تم اپنے نفس کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دو جو حکیم وعادل اور رؤف رحیم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 256

محدث فتویٰ